متفرقات غسل

غسل کے پانی کی چھینٹوں کا حکم:

سوال: غسل کے وقت نیچے سے چھینٹیں اٹھ کر بالٹی میں گرتی ہیں تو یہ پاک ہے یا ناپاک؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

پاک ہے اور اس سے غسل بھی صحیح ہے، کیونکہ مستعمل پانی دوسرے پانی سے کم ہو تو وہ مطہر ہے، البتہ مستعمل پانی زیادہ ہو یا دونوں برابر ہوں تو اس سے غسل درست نہیں۔

قال في العلائية: فإن المطلق أكثر من النصف جاز التطهير بالكل وإلالا. (ردالمحتار: ۱/۱۶۸)(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

غرہ ذی قعدہ ۹۳ھ (احسن الفتاویٰ: ۲/۴۱)

بحالت غسل جنابت چھینٹ ٹب میں پڑنے سے پانی ناپاک ہوگا یا نہیں:

حالت جنابت میں غسل کرتے وقت بالٹی یا ٹب میں چھینٹ پڑتے رہتے ہیں، اب اس کا پانی پاک رہتا ہے یا ناپاک ہوجاتا ہے، ٹب یا بالٹی سے پانی نکالنے کے لئے ہاتھ بھی ڈالتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ اس پانی سے وضو یا غسل جائز ہے کہ نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ وباللّٰه التوفيق

جس جگہ بدن پر ناپا کی لگی ہو، اگر وہاں سے اچھل کر چھینٹ پانی میں گرے گی، تو بالٹی کے پانی کو ناپاک کردیگی، (۲) جس سے غسل جائز نہیں ہوگا۔

---

(۱) الدر المختار علیٰ صدر ردالمحتار، مطلب في مسألة الوضوء من الفساقي. انیس

(۲) و كل ماء وقعت فيه نجاسة لم يجز الوضوء به قليلاً كان أو كثيراً. (قدوري على اللباب: ۱/۴۴، دارالایمان، سہارنپور)

اور اگر دوسری جگہ سے اچھل کر بالٹی میں چھینٹ گرے گی تو بالٹی کا پانی ناپاک نہ ہوگا جس سے وضو غسل درست ہو جائے گا۔(۱) فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد نظام الدین اعظمی، مفتی دارالعلوم دیو بند، سہارنپور، ۱۲/۷/۱۳۸۵ھ

الجواب صحیح: سید احمد علی سعید، محمد جمیل الرحمان، نائب مفتی دارالعلوم دیو بند۔ (منتخبات نظام الفتاویٰ: ۱/۱۵۳)

غسل کی چھینٹ گھڑے پر پڑے تو پانی کا کیا حکم ہے:

سوال: بعد طہارت مقام نجس اور بعد وضو کے غسل کرتے وقت جو چھینٹ غسل کی گھڑے کے پانی میں پڑے اس سے پانی ناپاک ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب

اس میں احتیاط کرنی چاہئے، تھوڑی بہت چھینٹوں سے وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۱۶۰، ۱۶۱)

غسل خانے کی دیواروں پر جو چھینٹیں پڑتی ہیں اس سے غسل میں نقص نہیں ہوتا:

سوال: غسل کرتے وقت جو چھینٹیں غسل خانہ کی دیوار پر پڑتی ہیں اس سے غسل میں کچھ نقصان ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب

غسل ہو گیا، کچھ خرابی نہیں رہی۔(۳) وہم نہ کیا جاوے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۱۵۷، ۱۵۸)

تالاب میں غسل:

سوال: تالاب میں نہاتے ہیں جہاں بہت سے ہندو لوگوں کے ساتھ نہانا ہوتا ہے، اور ان کے بدن اور کپڑے کی چھینٹیں بھی لگتی ہیں اس صورت میں کیا حکم ہے؟

(۱) (و) عفی (دم سمک) الخ وانتضاح غسالة لا تظهر مواقع قطرها فی الإناء عفو (درمختار) وفی الفتح: وما ترشش علی الغاسل من غسالة المیت مما لا یمکنه الامتناع عنه مادام فی علاجه لا ینجسه لعموم البلویٰ، إلخ. (ردالمحتار، باب الأنجاس، مطلب العرق الذی یستقطر الخ: ۱/۳۰۰، انیس)

(۲) (و) عفی (دم سمک) الخ وانتضاح غسالة لا تظهر مواقع قطرها فی الإناء عفو (درمختار) وفی الفتح: وما ترشش علی الغاسل من غسالة المیت مما لا یمکنه الامتناع عنه مادام فی علاجه لا ینجسه لعموم البلویٰ، إلخ. (ردالمحتار، باب الأنجاس، مطلب العرق الذی یستقطر، إلخ: ۱/۳۰۰)

(۳) فقہا نے لکھا ہے: "المشقة تجلب التیسیر" پھر لکھا ہے "واعلم أن أسباب التخفیف فی العبادات أوغیرها سبعة" ان میں چھٹا سبب عسر وعموم بلویٰ کو شمار کیا ہے اور اس قسم کے تحت جزئیات میں جو امر قابل درگذر ہے غسل خانہ کی دیوار کو بھی لکھا ہے: وکذا الحمام إذا أهریق فیه النجاسات فعرق حیطانها وکوتها وتقاطر منه. (الأشباه والنظائر: ص۹۸، ظفیر مفتاحی)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ

اس صورت میں غسل جائز ہے ناپاکی کا وہم نہ کرنا چاہئے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم:۱۵۳/۱)

غسل کے بعد نجاست لگی لنگی کا حکم:

سوال: زید کو رات میں احتلام ہوا اور گندگی لنگی کے اکثر حصہ میں پھیل گئی، جب وہ نہانے گیا تو پہلے جہاں جہاں گندگی تھی پہلے ان جگہوں کو دھلا، پھر وضو، غسل مع فرائض کے ادا کیا۔ اب جب وہ دوسری لنگی بدلے گا تو پہلے برہنہ ہوکر پھر دوبارہ بدن دھل کر بدلے گا جب ہی پاک ہوگا، جیسے عام طور پر لوگ غسل بعد لنگی یا اور کوئی کپڑا بدلتے ہیں، تو کیا ان صورتوں میں زید پاک ہوگا یا نہیں؟

ھو المصوب ــــــــــــــــــــــــــــــ

دریافت کردہ صورت میں جب گندگی دور ہوگئی تو کپڑا پاک ہوگیا۔(۲) لہٰذا جس طرح پاک کپڑے عام حالات میں بدلے جاتے ہیں اسی طرح یہ کپڑا بھی بدلا جائے گا۔

نوٹ: اگر کپڑے کو اس طرح پاک کرلیا ہے کہ اس کی نجاست جسم تک نہیں پہنچ سکی، یا اگر پہنچ گئی تھی تو جسم کو بھی نجاست سے پاک کرلیا ہے جسم اور کپڑا پر اب نجاست نہیں ہے تو اسی طرح کپڑا بدل لے، برہنہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

تحریر: محمد ظفر عالم ندوی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء:۲۴۳/۱)

دوران اعتکاف غسل فرض ہوجائے تو کیا کرے:

سوال: السلام علیکم! کیا عورت اعتکاف کے دوران غسل کرسکتی ہے؟

الجواب ــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

اگر احتلام وغیرہ کی صورت میں غسل واجب ہو تو اعتکاف کے دوران بھی غسل کرسکتی ہے اس کے علاوہ نہیں۔(۳)

---

(۱) اليقين لا يزول بالشك. (الأشباه والنظائر، مطبوعه نول كشور، لكهنؤ، القاعدة الثالثة، ظفير)

(۲) (ويطهر منى) أى محله الخ (وإلا) يكن يابساً ...... (فيغسل) كسائر النجاسات، إلخ (وبدن على الظاهر) من المذهب. (الدر المختار علىٰ صدر رد المحتار، باب الأنجاس: ۳۱۲/۱ تا ۳۱۴، انیس)

(۳) یہ حکم اس وقت ہے جب اعتکاف واجب ہو، جیسے اعتکاف نذر، البتہ اعتکاف سنت یا نفل ہو تو مطلقاً غسل کے لئے نکلنا جائز ہے۔

(وحرم عليه) أى على المعتكف اعتكافاً واجباً أما النفل فله الخروج لأنه منه له لا مبطل. (الدر المختار على صدر رد المحتار، باب الاعتكاف: ۴۴۴/۲، ۴۴۵۔ انیس)

وفي الدر المختار: (وحرم عليه) ......(الخروج إلالحاجة الإنسان)طبعية كبول وغائط وغسل لو احتلم. (۲/۴۴۴، ۴۴۵) واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ دارالافتاء والقضاء جامعہ بنوریہ پاکستان فتویٰ نمبر: ۴۳۰۲۷)

بیڈروم کے ساتھ حمام:

سوال: گھر میں بیڈروم کے ساتھ بیت الخلا اور غسل خانہ بنانا کہاں تک جائز ہے؟ کیوں کہ آج کل دونوں کو ملا کر بنانے کا فیشن ہوگیا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

شریعت نے مکانات کے ڈیزائن اور مکان میں کس ضرورت کا حصہ کس جانب ہو؟ اس کی تعیین میں تکلف اور تحدید سے کام نہیں لیا ہے اور اسے لوگوں کی سہولت پر رکھا ہے، اگر رہائشی کمرہ کے ساتھ حمام بنانے میں سہولت بہم پہنچتی ہو، تو اس میں کوئی قباحت نہیں، بیمار اور معذور لوگوں کو خاص کر اس میں آسانی ہوتی ہے، نیز اگر خاندان کے مختلف افراد کی مشترک رہائش ہو، اور کسی مرد یا عورت کو غسل کی ضرورت پیش آجائے اور کھلے عام غسل کرنے میں حجاب ہو، تو ایسے حمامات آسانی کا باعث ہوتے ہیں، اور حیا کے تقاضے کو پورا کرتے ہیں، اس نقطۂ نظر سے یہ صورت بہتر معلوم ہوتی ہے۔ (کتاب الفتاویٰ: ۲/۶۰-۶۱)

سوئمنگ پول میں غسل کرنے کا حکم:

سوال:۔آج کل غسل کے لئے بعض مقامات پر سوئمنگ پول بنادیئے گئے ہیں جو دَہ دردَہ حوض (ایک صد ذراع) سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں، ان میں غسل کرنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

جو حوض دَہ دردَہ ہو تو مفتیٰ بہ قول کے اعتبار سے اس کا پانی ماء جاری کے حکم میں ہے، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں سوئمنگ پول اگر دَہ دردَہ ذراع یا اس سے زیادہ ہو تو وہ ماء جاری کے حکم میں ہے اس لئے اس میں غسل کرنا جائز ہے، البتہ چونکہ سوئمنگ پول میں غسل کرنا کفار اور فساق کا وطیرہ ہے اس لئے ایسی جگہوں میں غسل کرنے سے اجتناب کیا جائے۔

لما قال طاهر بن عبد الرشيدؒ: "الحوض الكبير مقدر بعشرة أذرع في عشرة أذرع......وعليه الفتوىٰ" (خلاصة الفتاوىٰ: ج۱ص۳، كتاب الطهارة) (۱) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۳۵)

---

(۱) التقدير بعشر في عشر هو المفتىٰ به قال السيد أحمد الطحطاويؒ: (قوله هو المفتىٰ به) هو قول عامة المشائخ (خانية) وهو قول الأكثر وبه نأخذ (نوازل) وعليه الفتوىٰ، كما في شرح الطحاويؒ". (طحطاوي حاشية مراقي الفلاح: ص۲۱، كتاب الطهارة، بحث أقسام المياه، ومثله في الهندية: ج۱ص۱۸، الباب الثالث في المياه)

ناپاک پانی سے غسل جائز نہیں:

سوال: نجس پانی سے غسل جائز نہیں، اگر جائز ہے تو کس وقت میں اور نجس پانی سے اگر غسل کرے تو مسجد میں داخل ہوسکتا ہے یا نہیں اور قرآن شریف پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب

نجس پانی سے غسل واجب(۱) نہیں اور وہ غسل معتبر نہ ہوگا، یعنی جنابت سے نہ نکلے گا، پس مسجد میں داخل ہونا اور قرآن شریف پڑھنا اس کو درست نہیں۔

درمختار میں ہے:

(یـرفع الحدث) مطلقاً (بماء مطلق)،قال فی الشامی: فخرج المقید والماء المتنجس والماء المستعمل،بحر. (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم:۱/۱۷۷)

نجس بدن پر نجس صابون مَل کر پانی بہادینا کافی ہے یا نہیں:

سوال: نجس بدن پر نجس صابون مَل کر پانی بہادینا کافی ہے یا نہیں؟

الجواب

اس صابون کے دھودینے اور بہادینے سے بدن پاک ہوجاوے گا۔(۳) فقط واللہ اعلم (فتاویٰ دار العلوم:۱/۳۵۹)

جو عورت غسل سے معذور ہو اس سے مباشرت کرنا:

سوال: ایک شخص کی بیوی دائم المریضہ ہے غسل سے معذور رہتی ہے اور کمزور بہت ہے غسل سے تکلیف ہوجاتی ہے، مگر خاوند ضرورۃً ہمبستر ہوگیا اور بیوی سے کہا کہ غسل کی نیت سے تیمّم کر کے نماز پڑھتی رہو، تاوقتیکہ غسل نہ کرسکے، تو کیا یہ جائز ہوگا، ایسی حالت میں خاوند کا ہمبستر ہونا اور بیوی کا تیمّم کے ساتھ نمازیں ادا کرنا؟ بینوا توجروا۔

---

(۱) یعنی جائز نہیں، انیس

(۲) رد المحتار، باب المیاہ:۱/۱۶۵،۱۶۶ ظفیر

(۳) ویطهر بدن المصلي وثوبه ومكانه عن نجس مرئي بزوال عينه وإن بقي أثر يشق زواله بالماء متعلق بقوله بزوال عينه وبكل مائع طاهر مزيل كخل ونحوه وأما لم ير أثره يغسله ثلاثاً وأثره في كل مرة إن أمكن،إلخ.(شرح الوقاية، باب الأنجاس:۱/۱۳۷، ظفیر)

الجواب ــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

یہ صورت جائز ہے، شوہر کے لئے ہمبستر ہونا بھی جائز اور بیوی کے لئے تیمّم سے نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔ واللہ اعلم

(فتاویٰ دار العلوم یعنی امداد المفتین: ص۲۴۵)

سفر میں غسل جنابت:

سوال: بکر ریل میں سفر کر رہا تھا اور اسے منزل مقصود پر پہنچنے کیلئے دو یا تین دن لگتے ہیں، اگر اس دورانِ سفر غسل کی حاجت ہو جائے تو وہ کس طرح پاکی حاصل کر کے نماز پڑھے؟

الجواب ــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

ریل میں پانی بھی ہوتا ہے اور غسل کی بھی جگہ ہوتی ہے، وہاں غسل کر لے، غسل خانہ نہ ہو تو پہلے بیت الخلا میں پانی بہادے پھر غسل کر لے۔ (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۱۲/۵)

پانی تھوڑا ہو تو میت، جنبی اور حائضہ میں سے کس پر صرف کیا جائے:

سوال: دو مرد ایک عورت ایک ایسی جگہ پر محبوس ہیں جہاں پانی مفقود ہے۔ ان کے پاس صرف اس قدر پانی ہے کہ ایک آدمی غسل کر سکتا ہے۔ عورت حیض سے پاک ہوئی۔ مرد جنبی۔ پھر دو مردوں میں سے ایک مر جاتا ہے۔ اب یہ پانی کس پر صرف کیا جائے؟ میت پر، جنبی پر، یا حائضہ پر؟ (حافظ محمد افضل اوکاڑہ)

الجواب ــــــــــــــــــ

الجنب أولٰی بمباح من حائض أو محدث و میت و لو لأحدهم فهو أولیٰ و لو مشتركاً ينبغي صرفه للميت. اهـ. (درمختار على الشامي: ج ا ص ۱۸۶)

اگر یہ پانی کسی کا مملوک ہے تو وہی استعمال کرے۔ سب کا مشترک ہے تو میت پر صرف کیا جائے اور اگر مباح ہے تو جنبی اولیٰ ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ، مفتی جامعہ خیر المدارس، ملتان، ۱۳/۲/۱۳۹۶ھ (خیر الفتاویٰ: ۲/۹۰-۹۱)

---

(۲) (وسننه) كسنن الوضوء سوى الترتيب و آدابه كآدابه. (الدر المختار: ۱۵۶/۱، مطلب سنن الغسل، سعيد. ومن آدابه.... والجلوس في مكان مرتفع تحرزاً عن الماء المستعمل لوقوع الخلاف في نجاسته ولأنه مستقذر. (الدر المختار: ۱۲۷/۱، آداب الوضوء، سعيد، وكذا في الفتاویٰ العالمگيرية: ۹/۱، الفصل الثالث في المستحبات، رشيديه، وكذا في إمداد الفتاح شرح نور الإيضاح: ۸۲، فصل في آداب الوضوء، حقانيه)

ناپاکی کی حالت میں نماز، اندیشۂ کفر ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) ایک عورت اپنے علم کے مطابق یہ سمجھتے ہوئے کہ مجھ پر غسل واجب نہیں ہوا، بغیر غسل کے نماز پڑھ لے اور بعد میں مسئلہ دریافت کرنے پر پتہ چلے کہ اس حالت میں غسل فرض ہوجاتا ہے؟

(۲) ایک عورت کو پتہ چلے کہ مجھ پر غسل فرض ہے اور وہ بغیر غسل نماز پڑھ لے؟

(۳) بغیر وضو نماز پڑھ لے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

(۱) اس نماز کی قضا کرے جو جنابت کی حالت میں پڑھ چکی ہے۔(۱)

(۲۔۳) بغیر طہارت کے جان بوجھ کر نماز ادا کرنا بہت ہی بڑا گناہ ہے، کفر تک کا خطرہ ہے فوراً ہی توبہ کرلے اور اس نماز کی قضا کرے اور کئے پر پشیمان اور نادم ہوجائے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ، معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم، ملتان، ۲۵؍رجب ۱۳۸۴ھ (فتاویٰ مفتی محمود جلد اول:۴۲۴)

×××

(۱) کما فی الدر المختار: والقضاء فعل الواجب بعد وقته، کتاب الصلوٰة، باب قضاء الفوائت، ج۲ص۶۳، طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ، وکذا فی الهندیة: ولو صلی الظهر علیٰ ظن أنه متوضیء...ثم تبین أنه صلی الظهر من غیر وضوء یعید الظهر خاصة. (کتاب الصلوٰة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ج۱ص۱۲۲، طبع بلوچستان، بک ڈپو کوئٹہ)

(۲) وکذا فی الدر المختار: قلت: وبه ظهر أن تعمد الصلوٰة بلا طهر غیر مکفر، الخ. (أول کتاب الطهارة، ج۱ص۸۱، طبع ایچ ایم سعید، کراچی)

وکذا فی شرح الفقه الأکبر: ثم الصلوٰة بغیر طهارة معصیة فلاینبغی أن یقال بکفره إلا إذا استحلها. (مطلب فی إبراء الألفاظ المکفرة التی جمع العلامة بدر الرشید من أئمة الأحناف، فصل فی القراءة والصلوٰة، ص۴۶۸، طبع دار البشائر الإسلامیة)

﴿ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْعَلٰى سَفَرٍ اَوْجَاءَ اَحَدٌ مِّنْكُم
مِّنَ الْغَائِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا
صَعِيْداً طَيِّباً فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ،
مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ،وَّ لٰكِنْ يُّرِيْدُ
لِيُطَهِّرَكُمْ وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴾

(سورۃ المائدۃ:٦)